भगवद्गीता कुर्आन की रौशनी में

मत्तः परतरं नान्यत्किंचिदस्ति धनंजय ।
मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणिगणा इव ॥ ७-७ ॥

اے دھننجے (ارجن)! مجھ (ایک خدا) سے اعلیٰ کوئی دوسرا (خدا)
ہرگز نہیں ہے۔ مجھ ایک دھاگے کے سہارے یہ ساری (کائنات)
تسبیح کے دانوں کی طرح ٹکی ہوئی ہے۔ (ادھیائے 7 شلوک 7)

ڈاکٹر ساجد صدیقی

مکمل بھگوت گیتا کا اردو ترجمہ سنسکرت شلوکوں کے ساتھ

A1

بھگوت گیتا

قرآن کی روشنی میں

خصوصیات:

- بھگوت گیتا کے مکمل اصل سنسکرت شلوک
- ہر شلوک کے الفاظ کا تجزیہ اور ہر ایک کے لغوی معنی
- تمام شلوکوں کا آسان اور بار بط ترجمہ

اُردو زبان میں

مترجم

ڈاکٹر ساجد صدیقی

فہرست

مقدمات

مقدمہ

علاّمہ مولانا حافظ جلال الدین القاسمی

ایم اے میسور یونیورسٹی (جمعیت اہل حدیث)
(عالمی خطیب، سات زبانوں کے ماہر، تقابل ادیان کے عالم)

زیر نظر کتاب ''شریمد بھگود گیتا'' کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کے مترجم میرے عزیز دوست جناب ساجد صدیقی ہیں، جو تعلیمی طور پر ایک ڈاکٹر ہیں اور شب و روز غیر مسلموں میں توحید کی دعوت پیش کرتے رہتے ہیں۔ گیتا کے کئی ترجمے موجود ہیں مگر اردو زبان میں گیتا کے جتنے بھی دستیاب ترجمے ہیں ان میں سب سے زیادہ متوازن، روشن شستہ اور خاطر نشین ترجمہ اسے ہی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ مترجم موصوف نے قرآن حکیم کی روشنی میں گیتا میں موجود تعلیمات و حقائق کی جس طرح ترجمانی کی وہ انھیں کا حصہ ہے۔ دین اسلام، دین فطرت ہے۔ اس کی بنیادی تعلیم ''توحید'' ہے۔ یہی وہ محور ہے جس پر ایمان، اسلام اور اخلاق کے سارے تقاضے گردش کرتے ہیں، خدانخواستہ اس محور میں کوئی خرابی آ گئی تو پھر ایمان، اسلام اور اخلاق سب عنداللہ نامعتبر قرار پاتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام نے اپنی بعثت سے لے کر تادم واپسیں توحید ہی کے درس پر زیادہ زور دیا ہے۔ توحید کی ضد شرک ہے اور دین اسلام میں شرک اکبر الکبائر ہے۔ ارتکابِ شرک سے انسان کے تمام اعمال صالحہ برباد اور اکارت ہوجاتے ہیں اور مرتکب شرک کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جس سے وہ کبھی نہیں نکالا جائے گا۔

ہندوؤں کے یہاں گیتا کو آسمانی صحیفہ کا درجہ دیا جاتا ہے اور اس کتاب کو وہ اپنی مذہبی کتاب مانتے ہیں۔ یقین سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ گیتا آسمانی کتاب ہے اور تحریف و تبدل کی کرشمہ سازیوں سے یکسر پاک ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ سوامی رام سکھ داس کی گیتا کے تیرہویں ادھیائے (فصل) میں ایک شلوک کم ہے اور سوامی پربھو پادّھیہ کی گیتا میں ایک شلوک زیادہ ہے۔

ہے اور شریمد بھگوت گیتا کا ترجمہ ہے:

''مبارک (श्री) مانا ہوا، (मत) خدا کا (भगवत) گایا ہوا (نغمہ) (गीता)''

گیتا کے دوسرے مترجمین نے توحید کی حقیقت کو اجاگر کرنے پر جزوی توجہ مبذول کی، بعض نے توحید کو درخورِ اعتناء ہی نہیں سمجھا اور بعض نے توحید کی تشریح میں رکیک تاویلات والتباسات کی ایسی تاریک فضا قائم کردی کہ توحید کی روشن حقیقت کی کوئی جھلک نگاہوں کے سامنے آ ہی نہیں سکتی، مگر جناب ڈاکٹر ساجد صدیقی صاحب نے حقیقتِ توحید کو نکھارنے کیلئے خود کو پوری طرح وقف کردیا۔ انھوں نے گیتا کے ایسے اٹھارہ شلوکوں کی نشاندہی کی جن کے ہر ہر لفظ میں توحید کی لو دیتی ہوئی خوشبوئیں موجود ہیں۔

مثال کے طور پر میں ایک شلوک پیش کرتا ہوں:

यो माम जमनादिं च वेत्ति लोकमहेश्वरम्।
असम्मूढ़: स मर्त्येषु सर्वपापै: प्रमुच्यते।।

نیز گیتا کی ایک خصوصیت اور بھی ہے وہ یہ کہ انسان اپنی حیات کا پورا سفر دھرم کی روشنی میں طے کرے، دلیل میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ گیتا کے پہلے اشلوک کا پہلا لفظ ہی دھرم ہے۔

धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता: युयुत्सव:।
मामका: पाण्डवाश्चैव किमकुर्वत संजय।।

دھرت راشٹر نے کہا اے سنجے ! دھرم کے مقدس مقام کروچھیتر (ایک مقام جو دریائے سرسوتی کے کنارے واقع تھا) میں جمع ہوئے، جنگ کے خواہاں میرے اور پانڈو کے بیٹوں نے کیا کیا؟ ایک جگہ کہا گیا:

यः शास्त्र विधिमुत्सृज्य वंतते कामकारतः।
न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखम न परामगतिम्।।

جو دھرم کی کتابوں کے اصولوں کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کا متبع ہو جاتا ہے اسے نہ تو نجات حاصل ہوتی ہے نہ مسرت نہ مغفرت۔ قرآن حکیم میں بھی یہی بات کہی گئی ہے۔

واتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ او تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ۔

''اور (جو) اپنی خواہشوں کی پیروی میں لگا، پس اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے اور چھوڑ دے تب بھی ہانپے۔'' (سورہ الاعراف)

یعنی جو خواہشات کا متبع ہو گیا تو اس کی مثال کتے کی سی ہے، جس کی رہنما اس کی آنکھ نہیں بلکہ اس کی ناک ہوتی ہے اور جس کی زندگی کا مقصد وحید ہمہ تن پیٹ اور ہمہ تن شرمگاہ ہوتی ہے۔

گیتا کے اس ترجمے اور اس کی اشاعت کا مقصد مترجم کے نزدیک یہ ہے کہ لوگ دیکھیں کہ گیتا میں زندگی اور کائنات کے بارے میں ایسی ابدی اور لافانی سچائیاں موجود ہیں جنھیں ایک عاقل کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا یہ انسانیت کی ایک میراث ہے، جس کے تناظر میں روح، عمل، فرد اور زندگی کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

آخر میں مَیں اس کتاب کی افادی حیثیت کے بارے میں اتنا کہوں گا کہ یہ کتاب غیر مسلموں میں دعوت دین کا کام کرنے والے دُعاۃ کیلئے ایک نعمت اور مذہب ناآشنا ہندوؤں کے لئے انکشاف حقیقت اور فرقہ پرستوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے اور درسِ ہدایت بھی۔

سنسکرت گرامر اور ادب کا ایک ادنیٰ طالب علم

علاّمہ مولانا حافظ جلال الدین القاسمی

ایم اے میسور یونیورسٹی